نیوز ریلیز

سفارتخانہ ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ اسلام آباد، پاکستان

یکم جولائی 2011ء

برائے فوری اجراء

129/2011

رابطہ: کورٹنی بیعل

قائم مقام ترجمان

فون: 0300-501-2640

حقائق نامہ: دہشت گردی کے مقابلے کی قومی حکمت عملی

وائٹ ہاؤس

دفتر پریس سیکرٹری

29 جون 2011ء

ایک ملک کی حیثیت سے ہم یہ کبھی برداشت نہیں کریں گے کہ ہماری سلامتی کو کوئی خطرہ لاحق ہو نہ ہی ہم اپنے لوگوں کے قتل پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے کھڑے رہیں گے۔ ہم اپنے شہریوں، دوستوں اور اتحادیوں کے دفاع کی خاطر مسلسل چوکنا رہیں گے۔ ہم اپنی اُن روایات پر پورا اُتریں گے جو ہماری پہچان ہیں اور آج رات کی طرح ہم اُن خاندانوں سے کہہ سکتے ہیں، جو القاعدہ کی دہشتگردی کی وجہ سے اپنے پیاروں سے محروم ہوئے، کہ انصاف کر دیا گیا ہے۔

صدر باراک اوبامہ

یکم مئی 2011ء

دہشت گردی کے مقابلے کی قومی حکمت عملی، جو اس ویب سائٹ پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے،

http://www.whitehouse.gov/sites/default/files/counterterrorism.strategy.pdf

صدر باراک اوبامہ اور اُن کی انتظامیہ کے اُس طرز عمل کی عکاسی کرتی ہے جو وہ گزشتہ ڈھائی برسوں کے دوران دہشتگردوں کے حملوں کو روکنے اور اُسامہ بن لادن کو قتل کرنے کے کامیاب مشن سمیت القاعدہ پر تباہ کن حملے کرنے کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔

قومی سلامتی کی مکمل پالیسی کی وضاحت کے بجائے دہشت گردی کے مقابلے کی یہ پالیسی صدر باراک اوبامہ کی وسیع تر قومی سلامتی حکمت عملی کا ایک حصہ ہے، جس کا مقصد ہماری سلامتی، خوشحالی، عالمی چیلنجز کا مقابلہ کرنے کیلئے عالمی سطح پر تعاون اور آفاقی قدروں کے احترام سمیت ہماری قومی سلامتی کے تمام مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔

یہ حکمت عملی نائن الیون کے بعد کانگریس کے تعاون سے بحیثیت ایک قوم اپنی مادر وطن کی سلامتی اور دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کی استعداد بڑھانے

کے حوالے سے کی جانے والی پیشرفت کی بنیاد پر وضع کی گئی ہے۔ یہ نہ تو ماضی کی پالیسیوں کو مکمل طور پر تبدیل کرنے اور نہ ہی انہیں مکمل طور پر اپنانے کی آئینہ دار ہے۔

خطرہ: یہ حکمت عملی اس امر کا ادراک کرتی ہے کہ ایران، شام، حزب اللہ اور حماس سمیت کئی ممالک اور گروہ ایسے ہیں جو امریکی مفادات کی مخالفت میں دہشت گردی کی حمایت کرتے ہیں، اور ہم امریکہ کو ان خطروں سے محفوظ کرنے کیلئے اپنی خارجہ پالیسی کے تمام وسائل استعمال کریں گے۔

تاہم دہشت گردی کے مقابلے کی اس حکمت عملی کا بنیادی محور وہ نیٹ ورک ہے جو امریکہ کیلئے اہم ترین اور براہ راست خطرہ بنا ہوا ہے، یعنی القاعدہ، اس کے وابستگان اور اس کے لئے کام کرنے والے لوگ۔

- القاعدہ نے نائن الیون سمیت دیگر حملوں میں ہمارے ہزاروں شہریوں کو ہلاک کیا ہے۔
- القاعدہ کے معاون گروپوں نے بھی ہم پر حملوں کی کوشش کی ہے، جیسے جزیرہ نما عرب میں یمن سے تعلق رکھنے والے القاعدہ کے گروپ نے 25 دسمبر 2009ء کو ڈیٹرائٹ جانے والے ہوائی جہاز کو بم سے اڑانے کی ناکام کوشش کی۔
- القاعدہ سے وابستہ افراد نے، جو بعض اوقات امریکی شہری ہوتے ہیں، اس تنظیم سے تعاون کیا یا اس سے متاثر ہو کر دہشت گردی کی کاروائیوں میں حصہ لیا۔ جن میں 2009ء میں فورٹ ہڈ میں ہمارے فوجی اہلکاروں کا افسوس ناک قتل شامل ہے۔

ہمارا حتمی نصب العین

انسداد دہشتگردی کی حکمت عملی ہمارے حتمی مقاصد کے حوالے سے بہت واضح ہے کہ ہم القاعدہ کو تباہ و برباد اور بالآخر شکست سے دوچار کر دیں گے، جن میں افغانستان اور پاکستان پر مشتمل خطے میں القاعدہ کی مرکزی قیادت، اس کے ساتھیوں اور پیروکاروں کا خاتمہ بھی شامل ہے تاکہ ہمارے شہریوں اور مفادات کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔

ہماری موجودہ حالت

ہم حالت جنگ میں ہیں۔ ہم نے دہشتگردوں کے خلاف ایک مؤثر، مسلسل، مربوط اور انتھک مہم شروع کر رکھی ہے جس میں امریکی طاقت کا ہر عنصر شامل ہے تاکہ القاعدہ کو شکست دی جا سکے۔

ہمارے اہداف

القاعدہ کو شکست دینے کے لئے ہم انسداد دہشتگردی کی مخصوص حکمت عملی پر عمل پیرا ہیں جس میں درج ذیل نکات شامل ہیں:

☆ ہماری سلامتی کو درپیش خطرات میں مسلسل کمی کے ذریعے ملک کو محفوظ بنانا اور ملکی دفاع کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا۔

☆ جہاں کہیں بھی القاعدہ موجود ہے، اس کو تباہ و برباد کرنا اور شکست دینا۔

☆ دہشت گردوں کو بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے حصول سے روکنا۔

☆ القاعدہ کے ایسے محفوظ ٹھکانوں کا خاتمہ، جہاں تخریبی سرگرمیوں کیلئے تربیت دی جاتی ہے اور ہمارے خلاف حملوں کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

☆ القاعدہ اور اس کے ساتھی گروپوں کے درمیان رابطوں کو ختم کرنا۔

☆ القاعدہ کی سوچ اور دہشتگرد حملوں کو جائز قرار دینے کی کوششوں کا سدباب کرنا۔

☆ القاعدہ اور اس کے معاون گروپوں کو سرمائے اور ساز و سامان کی فراہمی اور آن لائن رابطوں سمیت دوسرے ذرائع سے محروم کرنا۔

ہمارے اصول

القاعدہ کے خاتمے کی پالیسی پر عمل درآمد کے سلسلے میں ہم کئی کلیدی اصولوں پر عمل کر رہے ہیں، مثلاً:

☆ امریکی اقدار کی سربلندی، جن میں قانون کی حکمرانی اور امریکی باشندوں کی نجی زندگی، شہری حقوق اور شہری آزادیوں کا تحفظ شامل ہے۔

☆ انٹیلی جنس، فوج، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور لوگوں کے مابین تعاون میں اضافے سمیت تمام دستیاب وسائل کا استعمال۔

☆ بین الاقوامی اداروں اور شراکت داروں کے ساتھ اشتراک عمل کو فروغ دینا تاکہ القاعدہ اور اس کے معاون گروپوں کے خلاف جنگ متعلقہ ممالک میں لڑی جا سکے۔

☆ دنیا کے مختلف خطوں میں درپیش مختلف خطرات کو مدنظر رکھ کر انسداد دہشتگردی کے مؤثر طریقوں کو استعمال کرنا۔

☆ ملک میں ہمہ وقت تیار اور پرعزم رہنے کا ماحول پیدا کرنا، تاکہ دہشتگردوں کے حملوں کو روکا جا سکے اور دہشتگرد کارروائیوں پر قابو پایا جا سکے۔

القاعدہ کے خلاف شدید ترین حملے

انسداد دہشتگردی کی حکمت عملی کے ذریعہ ہم نے گزشتہ ڈھائی سال سے زائد کے عرصے میں القاعدہ کے خلاف خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

☆ ہم نے القاعدہ پر دباؤ بڑھا دیا ہے جو 9/11 کے بعد سے کسی بھی وقت کے مقابلے میں زیادہ ہے، اس سے دہشتگردی کیلئے نئے حملہ آوروں کی بھرتی اور ان کو تربیت فراہم کرنے کی القاعدہ کی صلاحیت کافی حد تک متاثر ہوئی ہے۔

☆ القاعدہ کے بڑے بڑے رہنماؤں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور 9/11 کے بعد سے یہ سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔

☆ القاعدہ کا ہر بڑا معاون گروپ اپنے اہم لیڈر یا آپریشنل کمانڈر سے محروم ہو چکا ہے۔

☆ اُسامہ بن لادن سمیت القاعدہ کی نصف سے زیادہ قیادت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

"شکست کی راہ پر گامزن"

جیسا کہ افغانستان کے مستقبل کے حوالے سے صدر اوبامہ نے 22 جون کو اپنے بیان میں کہا تھا کہ "ہم نے القاعدہ کو شکست کی راہ پر ڈال دیا ہے اور ہم اپنی اس مہم کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیں گے۔"

☆ اُسامہ بن لادن کے زیر استعمال عمارت سے ملنے والی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ القاعدہ کے طویل مدتی مستقبل کے حوالے سے متفکر تھا۔

☆ اُسامہ بن لادن نے واضح طور پر محسوس کر لیا تھا کہ القاعدہ کیلئے پائی جانے والی ہمدردی میں بڑی حد تک کمی ہو رہی ہے۔

☆ اُسامہ بن لادن جانتا تھا کہ وہ امریکہ کو اسلام کے دشمن کے طور پر پیش کرنے میں ناکام رہا۔

☆ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ لاتعداد بے گناہ شہریوں کی ہلاکت سے، جن میں زیادہ تر مسلمان تھے، دنیا میں القاعدہ کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچا۔

###